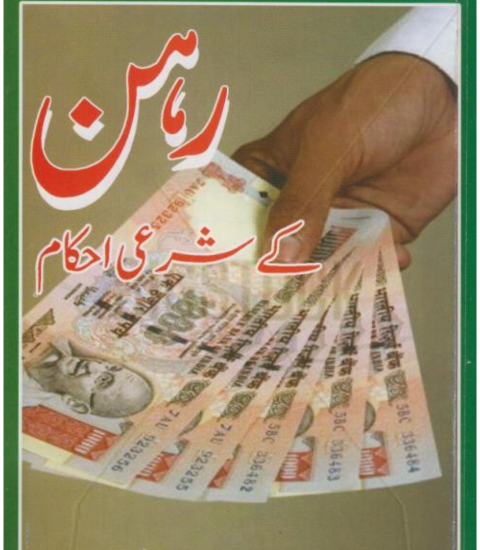

رہن کے شرعی احکام

مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی
خلیفۂ شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی حفظہ اللہ
خطیب جامع مسجد محمدی کشن باغ حیدرآباد

ادارۂ تحقیقات علمیہ حیدرآباد (رجسٹرڈ)

ہمارے دعوتی پمفلٹس کو خرید کر ایصال ثواب کے لئے تقسیم کیجئے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ حیدرآباد

موبائل نمبر 7386 46 8386 - 960 351 2570
www.islamic786.org
ashrafimessage@gmail.com

₹ 2/-

اشرفی مکتوب نمبر 15

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رہن کے لغوی اور شرعی معنی

لفظ رہن Mortgage کے لغوی معنی، ثبوت اور دوام کے ہیں یعنی ثابت رہنا یا قائم ودائم رہنا' اس طرح یہ لفظ پابند ہوجانے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، چنانچہ اس کی توضیح کے لئے درجہ ذیل مثالوں پر غور فرمائیے۔ قرآن مجید میں ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ ترجمہ: ہر جان اپنے اعمال میں رہن ہے۔ (سورۂ مدثر آیت 38)۔

عربی زبان میں کہا جاتا ہے کہ مَاءٌ رَاهِنٌ (ٹھہرا ہوا پانی) اور نِعْمَةٌ رَاهِنَةٌ (پائیدار نعمت) اصطلاح شریعت میں رہن سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز جو شرعاً مالیت رکھتی ہو جس کو قرض حاصل کرنے کے لئے پختہ ضمانت بنایا جائے کہ اس چیز کے بدلہ قرض حاصل کرنا ممکن ہو۔

زندگی میں کبھی قرض لینا اور دینا پڑھتا ہے لہٰذا جس سے قرض لیا جاتا ہے اُس کو بھروسہ میں لینے کے لئے کسی چیز کو رہن رکھنے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔

جس طرح خرید وفروخت جائز ہے، رہن بھی شرعی طور پر چند صورتوں کے سوا جائز ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے کہ: وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ترجمہ: اور اگر تم سفر میں ہو اور تحریر لکھنے والا نہ مل سکے تو کوئی چیز رہن رکھ کر قرضہ لے لو۔ (سورۃ البقرہ آیت 283)

رہن کا معاملہ باتفاق فقہائے کرام حضر اور سفر دونوں حالتوں میں جائز ہے اور سنت سے ثابت ہے چنانچہ خود حضور ﷺ نے تیس صاع جو کے بدلے اپنی زرہ ایک یہودی ابوشحم کے پاس رہن رکھی تھی۔ (بخاری شریف باب من رھن درعہ)

رہن کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کو رقم کی ضرورت ہے تو وہ اپنی کوئی چیز اعتماد کے لئے دوسرے کے پاس رہن رکھتا ہے اور قرض دینے والا کچھ مدت کے لیے اُسے رقم دیتا ہے۔ رقم لینے والا جب یہ رقم واپس کرے گا وہ شخص متعلقہ چیز واپس دے

گا۔ مثلاً مکان، سونا اور جائیداد وغیرہ کوئی بھی مالیت والی چیز گروی رکھنا اور رکھوانا جائز ہے لیکن رہن شدہ چیز کی آمدنی اس کے مالک کی ملکیت ہے۔ جس نے اس کو بطور امانت رکھ لیا ہے وہ صرف امین ہے ان چیزوں سے نفع حاصل کرنا سود ہے۔

.. بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ رہن رکھی ہوئی اشیاء سے اگر قرض دینے والے کو کوئی فائدہ نہ ملے تو وہ قرض نہیں دیتا پھر ضرورت مند کی ضرورت کیسے پوری ہوگی؟ تو اس مسئلہ کا شرعی حل یہ ہے کہ A ضرورت مند ہے تو B سے قرض اس معاہدہ پر حاصل کرے کہ مکان یا رہن رکھی ہوئی اشیاء کرایہ پر دی جاتی ہے اور مناسب کرایہ مثلاً ہر ماہ 500 ہوسکتا ہے اور قرض لینے اور دینے والوں کہ درمیان یہ طے پایا کہ 200 کرایہ دے گا، اس سے قرض دینے والے کو بھی فائدہ ہوگا کہ 500 کا مکان 200 روپے کرایہ پر مل گیا اور رقم زرِ قرض سے مجرا ہوتی رہے گی جب کل قرض ادا کیا جائے گا مکان واپس مل جائے گا۔ حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ”بعض لوگ قرض لے کر مکان یا کھیت کی کچھ اُجرت مقرر کر دیتے ہیں مثلاً مکان کا کرایہ 500 روپیہ ماہوار یا کھیت کا پٹہ 10 روپیہ ہونا چاہئے اور طے یہ پایا کہ یہ رقم قرض سے مجرا ہوتی رہے گی جب کل رقم ادا ہوجائے گی اسوقت مکان یا کھیت واپس ہوجائے گا اس صورت میں کوئی قباحت نہیں ہے اگرچہ کرایہ پٹہ واجبی اُجرت سے کم طے پایا ہو اور یہ صورت اِجارہ میں داخل ہے یعنی اتنے زمانہ کے لئے مکان یا کھیت اُجرت پر دے دیا اور زرِ اُجرت پیشگی لے لیا۔ (بہار شریعت 17 ص39)

رہن کی شرط

عام طور پر جو چیز رہن رکھی جاتی ہے، قرض اس چیز کی مالیت سے کم ہی رقم کا دیا جاتا ہے۔ مثلاً A نے B سے 100 روپے قرض لیا ہے تو وہ 150 کی مالیت کا زیور یا مکان رہن رکھ لیگا اور قرض کی ادائیگی کی ایک مدت طے ہوجاتی ہے۔ اب A نے B سے یہ کہا کہ اگر اتنی مدت تک یہ مال نہ

چھڑاؤں تو یہ زیور یا مکان جو بطور امانت ہے B اس کا مالک ہوجائے گا، ایسی شرط غیر شرعی ہے۔ A نے B سے جبکہ ایسا (غیر شرعی) معاہدہ کیا بھی ہو تو B اس پر قبضہ کا مجاز نہیں رکھتا، رہن کی رقم ادا کرنے پر جائیداد واپس کرنا لازم ہوگا ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ترجمہ اللہ حکم دیتا ہے کے امانت اس کے مالک کے حوالے کردو۔ ہاں ایسا معاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ مقررہ مدت کے پورا ہونے پر اگر A نے قرص واپس نہیں کیا تو اس کی جائیداد کو فروخت کر کے B اپنی رقم لے سکتا ہے اور مابا قی رقم مالک جائیداد کو لوٹانا لازم ہے۔ (موطا امام محمد کتاب الرہن)

.. معاشرہ میں سود کی ایک عام صورت یہ بھی پائی جارہی ہے کہ کسی کو تجارت یا کسی اور غرض سے کچھ رقم دے کر نفع کے نام پر ہر ماہ چند روپیہ حاصل کرنے کا معاہدہ طے کیا جارہا ہے یہ بھی سود ہے چاہے آپ اس کو نفع کہو۔ .. معاشرہ میں ایک اور قسم سود کی ھراج کی چٹھی کے نام پر جاری کاروبار بھی ہے ھراج کی چٹھی کا چلانا اس میں شامل ہونا اس کا حساب کتاب لکھنا حرام اور کھلا سود ہے۔ اس کاروبار سے بچنا بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والوں پر لازم ہے۔ اس تفصیل کے بعد اب سود کی حرمت کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ سے چند احکام ملاحظہ کیجئے: سود کو عربی زبان میں ”ربا“ کہتے ہیں، اس کی تعریف یہ ہے کہ ”کسی کو اس شرط کے ساتھ رقم اُدھار دینا کہ واپسی کے وقت وہ کچھ رقم زیادہ لے گا“ یہ سود ہے۔

سود کی حرمت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”سود نہ کھاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ، اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے، اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے“۔ (آل عمران آیت 132)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

ﷺ نے فرمایا: ”سود کے 73 درجہ ہیں، ان کا سب سے ہلکا گناہ یہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے، سب سے بدترین سود کسی مسلمان کی عزت سے کھلواڑ کرنا ہے“۔ (صحیح: مستدرک حاکم، بیہقی)

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، اور اسے کھلانے والے، اور اس کے (دستاویز) لکھنے والے، اور اس کی گواہی دینے والوں پر لعنت بھیجی ہے اور پھر فرمایا کہ یہ تمام کے تمام گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔“ (مسلم 8951)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس بستی میں زنا اور سود رواج پا گیا، تو وہاں کے باشندوں نے اپنے اوپر اللہ کے عذاب کو حلال کرلیا۔“ (صحیح، المستدرک للحاکم)

سود خور کی دنیا اور آخرت میں رسوائی

سود کھانے والوں کی خام خیالی یہ ہے کہ سود دولت میں زیادتی کا سبب ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے سود سے دولت میں کمی ہونے اور تباہ وبرباد ہونے کی پیشین گوئی فرمائی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے ”اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے“۔ (البقرہ)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”سود اگرچہ بظاہر زیادہ نظر آتا ہے لیکن اس کا انجام کمی اور قلت ہے“۔ (مستدرک حاکم)

انسانی تاریخ گواہ ہے آج تک کوئی سود سے کمانے والا یا سود کھانے والا دونوں میں سے کوئی ایک بھی خوشحال زندگی گذار کر نہیں مرا پریشانیاں، دشمنیاں، جھگڑے، بددعائیں، معاشرہ میں بےعزتی اور طرح طرح کے امراض آخر کار محتاجی ان لوگوں کا مقدر بن جاتی ہے۔

نیز یوم قیامت سود خوروں کا عبرت ناک انجام یہ ہوگا کہ میدان محشر میں سود خور ایک خاص کیفیت میں حاضر ہونگے جس سے لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ یہ

دنیا میں سود کھاتے تھے۔ ارشاد باریٰ ہے ”وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے شیطان اپنے اثر سے دیوانہ بنا دیتا ہو۔ (سورۃ البقرہ)

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم ان گناہوں سے بچو جو (بغیر توبہ کے) بخشے نہیں جاتے: (1) خیانت: جس نے کسی چیز میں خیانت کی، اُس چیز کے ساتھ اُسے قیامت کے دن حاضر کیا جائے گا۔ (2) سود خوری: اس لئے کہ جو شخص سود کھائے گا قیامت کے دن پاگل شخص کی طرح جھومتے ہوئے اُٹھے گا۔ (ترغیب وترہیب)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ ہر کوئی سود کھانے والا ہوگا، اگر سود نہ کھائے تو اس کا غبار اسے ضرور پہنچ کر رہے گا“۔ (نسائی)

اس حدیث کے تحت حضرت صدالشریعہ علامہ امجد علی رحمۃ اللہ علیہ ”بہار شریعت“ میں لکھتے ہیں ”مراد یہ ہے کہ سود اگر نہیں بھی کھایا تو سود کی گواہی دے گا، یا اس کے دستاویزات لکھے گا یا سودی روپیہ کسی کو دلائے گا، یا سود خور کے پاس دعوت کھائے گا یا اس کا تحفہ قبول کرے گا“

سود کی لعنت سے نجات کا طریقہ

فی زمانہ مسلمان ایک قابل لحاظ تعداد میں دینی اور فلاحی خدمات کے نام پر چلائے جانے والے اداروں کی مالی امداد اپنے خاندان کے ضرورتمندوں (بالخصوص بیواؤں، بیماروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں) کا حق ادا کئے بغیر کر رہے ہیں اور الاماشاء اللہ بیشتر ادارے قوم کی مالی امداد (چندہ چرم، زکوٰۃ، عطیات، صدقات اور فطرہ) کی لوٹ مار میں مصروف ہیں جس کے سبب مسلم معاشرہ میں ضرورتمندوں کا شرعی حق متاثر ہورہا ہے۔ آپ اپنے ضرورت مند قریبی رشتہ داروں، پڑوسیوں اور گھریلو ملازمین کو اپنی زکوٰۃ دیگر نفل عطیات وصدقات یا قرض حسنہ کے ذریعہ امداد کریں تا کہ معاشرہ سے سود کی لعنت کا خاتمہ ہوسکے۔

اشرفی آفسٹ پریس: 7386467386-9603512570